IVF کے ذریعے اولاد حاصل کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-486

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 6144ھ / 25 جولائی 2024

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کوئی عورت شوہر کے اسپرم سے بچہ پیدا کر سکتی ہے؟ آج کل کے ڈاکٹر شوہر کے اسپرم لے کر بیوی کے رحم میں منتقل کر دیتے ہیں جس سے بچے کی پیدائش ممکن ہوتی ہے۔ شریعت کی رُو سے ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فی زمانہ اولاد حاصل کرنے کے لیے ایک طریقہ مرد کے اسپرم کو عورت کے رحم میں منتقل کرنا بھی ہے، اس جدید طریقے میں مرد کے جرثوموں (Sperms) کو ایک خصوصی لیب میں صاف اور تیار کیا جاتا ہے اور پھر اسے عورت کے انڈوں کے ساتھ ٹیوب میں ملا کر عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے۔ اس میں کبھی تو خود شوہر کے اسپرم کو اس کی بیوی ہی کے رحم میں رکھا جاتا ہے، اور کبھی کسی اجنبی مرد کا اسپرم لے کر اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے، اور کبھی شوہر کے اسپرم اور عورت کے انڈوں کو ملا کر کسی اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے۔

اجنبی مرد کے اسپرم کو لے کر اجنبی عورت کے رحم میں منتقل کرنا، یا شوہر کے اسپرم اور بیوی کے انڈوں کو ملا کر کسی اجنبی عورت کے رحم میں رکھنا، شرعاً ناجائز و حرام اور گناہ ہے، کیونکہ اس میں اجنبی مرد کا اپنے نطفے کو، اجنبی عورت کی شرمگاہ میں داخل کرنا پایا جاتا ہے، جو کہ زنا کے معنیٰ میں ہے، لہٰذا اس کی کسی صورت بھی اجازت نہیں۔

جہاں تک شوہر کے اسپرم کو اس کی اپنی بیوی کے رحم میں منتقل کرنے کی بات ہے، تو چونکہ یہ کام ہر کوئی خود سے نہیں کر سکتا، اس کے لیے ڈاکٹر کی ضرورت رہتی ہے، تو اگر خود بیوی یا شوہر کے علاوہ کسی تیسرے بندے کا اس میں عمل دخل ہو، چاہے وہ لیڈی ڈاکٹر کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو، تو ایسی صورت میں اس کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں بلاوجہ شرعی دوسرے کے سامنے ستر غلیظ کا کھولنا اور دوسرے کا اس کو دیکھنا اور چھونا پایا جاتا ہے، جو کہ ناجائز و

حرام اور گناہ کا کام ہے، ہاں اگر خود شوہر یا بیوی یہ عمل بجالائیں تو شرعاً اس کی اجازت ہے، کیونکہ ہمبستری کے ذریعے ہی حمل ٹھہرانا لازم وضروری نہیں، اگر مذکورہ طریقے سے بھی حمل ٹھہرادیا جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اس کام کے لیے شوہر کو مُشت زنی (اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنا) جائز نہیں، بلکہ کسی جائز طریقے سے منی کو خارج کیا جائے، جیسے بیوی کے ہاتھ سے منی خارج کروالی جائے، یا پھر شوہر عزل کرلے، یعنی ہمبستری کرتے وقت جب انزال کا وقت آئے تو شوہر اپنا عضو باہر کرلے اور اسپرم محفوظ کرلے۔

اجنبی مرد کے اسپرم کو اجنبی عورت کے رحم میں منتقل کرنا، شرعاً ناجائز و حرام ہے، اور یہ زنا کے معنیٰ میں ہے،

چنانچہ ابوداؤد کی حدیث مبارک ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یسقي ماءہ زرع غیرہ" ترجمہ: اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے۔ (ابوداؤد شریف، جلد2، کتاب النکاح، صفحہ248، رقم الحدیث: 2158، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

ہاں البتہ اگر شوہر ہی کے اسپرم کو بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے، تو شرعاً اس کی اجازت ہے، چنانچہ الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی میں ہے: "التلقيح الصناعي: هو استدخال المني لرحم المرأة بدون جماع. فإن كان بماء الرجل لزوجته، جاز شرعاً، إذ لا محذور فيه۔۔۔ وأما إن كان بماء رجل أجنبي عن المرأة، لا زواج بينهما، فهو حرام؛ لأنه بمعنى الزنا الذي هو إلقاء ماء رجل في رحم امرأة ليس بينهما زوجية" ترجمہ: مصنوعی طور پر عورت کو حاملہ کرنا، اور وہ منی کو عورت کے رحم میں بغیر ہمبستری کے داخل کرنا ہے، اگر یہ معاملہ اپنی بیوی کے لیے شوہر کی منی کے ساتھ ہو تو شرعاً جائز ہے، کیونکہ اس میں کوئی قابل اجتناب چیز نہیں۔۔۔ اور اگر یہ معاملہ اجنبی مرد کی منی کے ساتھ، کسی ایسی عورت کے لیے ہو جن کے درمیان رشتہ زوجیت نہیں، تو یہ حرام ہے، کیونکہ یہ زنا کے معنی میں ہے جس میں ایک ایسے مرد کی منی، ایک ایسی عورت کے رحم میں داخل کرنا ہے، جن کے مابین نکاح کا رشتہ نہیں۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی، جلد4، صفحہ2649، دار الفکر، دمشق)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "رجل عالج جاريته فيما دون الفرج فأنزل فأخذت الجارية ماءه في شيء فاستدخلته في فرجها فعلقت عند أبي حنيفة رحمه اللہ تعالى أن الولد ولده وتصير الجارية أم ولد له، كذا في فتاوي قاضي خان" ترجمہ: ایک شخص نے اپنی باندی سے فرج کے علاوہ میں مباشرت کی، پھر اسے انزال ہو گیا، تو باندی نے اس کی منی کو کسی چیز میں لے لیا اور اپنی فرج میں داخل کر دیا اور وہ حاملہ ہو گئی، تو امام اعظم رحمۃ

اللہ علیہ کے نزدیک بچہ اس شخص کا ہوگا اور اس کی باندی اس کی ام ولد ہو جائے گی، یونہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔(الفتاوی الهندیه، جلد4، الباب الرابع عشر في دعوی النسب، صفحه114، دار الکتب العلمیه، بیروت)

فتح القدیر میں ہے:"وما قیل لا یلزم من ثبوت النسب منه وطئوه لان الحبل قد یکون بادخال الماء الفرج دون جماع فنادر"ترجمہ:اور جو کہا گیا کہ کسی شخص سے نسب ثابت ہونے میں اس کا عورت سے وطی کرنا لازم نہیں آتا، کیونکہ حمل کبھی بغیر جماع کے عورت کی شرمگاہ میں منی کو داخل کرنے سے بھی ہوتا ہے، یہ معاملہ نادر ہے۔(فتح القدیر، جلد4، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، صفحه 315، دار الکتب العلمیه)

مگر یہ کام خود شوہر یا بیوی ہی کر سکتے ہیں، کیونکہ بغیر شرعی ضرورت کے عورت اپنا ستر شوہر کے علاوہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی، چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ترجمہ:اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا(بدن کا حصہ)خود ہی ظاہر ہے۔(القرآن الکریم، پارہ18، سورہ نور:31)

تفسیر خزائن العرفان میں تفسیرات احمدیہ کے حوالے سے ہے:"حرہ(آزاد عورت)کا تمام بدن عورت(یعنی چھپانے کی چیز)ہے۔ شوہر اور مَحرم کے سوا کسی اور کے لئے اس کے کسی حصہ کو بے ضرورت دیکھنا جائز نہیں۔"(تفسیر خزائن العرفان، سورہ نور، تحت الایة:31، مکتبة المدینه، کراچی)

جامع ترمذی کی حدیث مبارک ہے:"عن عبد اللہ، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: المراۃ عورۃ" ترجمہ:حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:عورت(پوری کی پوری)چھپانے کی چیز ہے۔(جامع ترمذی، ابواب الرضاع، صفحه551، رقم الحدیث:1207، مؤسسة الرساله، بیروت)

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:"ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل، ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ"ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:نہ مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نظر کرے اور نہ ہی عورت کسی دوسری عورت کے ستر کی طرف نظر کرے۔(صحیح المسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، صفحه 205، رقم الحدیث:766، دار ابن کثیر)

مشت زنی ناجائز و گناہ ہے، چنانچہ در مختار میں ہے:"الاستمناء بالکف کرہ تحریما لحدیث ناکح الید ملعون" ملخصاً۔ ترجمہ: مشت زنی کرنا، مکروہ تحریمی ہے، (اس) حدیث پاک کی وجہ سے کہ ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔

البتہ مرد کا اپنی بیوی کے ہاتھ سے منی نکالنا شرعاً جائز ہے، چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے:"یجوز أن یستمنی بید زوجتہ أو خادمتہ" ترجمہ: اپنی بیوی یا لونڈی کے ہاتھ سے منی خارج کرنا، جائز ہے۔ (درمختار مع رد المحتار، جلد3، صفحہ426، دار المعرفۃ، بیروت)

عورت کی اجازت سے عزل کرنا، جائز ہے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے:"أن العزل جائز بالإذن وھذا ھو الصحیح عند عامۃ العلماء" ترجمہ: بیشک عورت کی اجازت سے عزل کرنا، جائز ہے، اور یہی جمہور علماء کے نزدیک صحیح ہے۔ (بحر الرائق، جلد3، صفحہ214، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net